

اس کا تصور بھی کر لیا جائے تو اس سے دل کی آنکھ حیرت کی زیارت گاہ بن جائے۔
مطلب یہ کہ تیرے جلوے کے تصور ہی سے دل پر سراپا حیرت طاری ہو
جاتی ہے۔

۳۔ شرح : اگرچہ معاملہ ایک سنگدل محبوب سے آپڑا تھا، لیکن میرا دل
ٹوٹنے سے بھی ناامید ہو گیا۔ اے خدا! تو ہی بتا کہ شیشہ کب پہاڑ پر اپنی سخت
کمان بھار کر تار ہے؟

اس شعر میں محبوب کو سنگ دلی کی بنا پر کوہ اور اپنے دل کو آبگینہ قرار دیا گیا
ہے۔ ظاہر ہے کہ پہاڑ کا ایک معمولی سا ٹکڑا بھی ایک آن میں شیشے کو چکنا چور کر
دیتا ہے، مگر محبوب کی سنگ دلی عاشق کا دل توڑ نہ سکی، یہاں تک کہ وہ ناامید ہو
گیا۔ بظاہر شعر کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی سختیاں برداشت کیں، مگر عاشق محبوب
سے دل توڑنے اور الگ ہونے پر آمادہ نہ ہوا۔

۴۔ لغات۔ موئے شیشہ : شیشے کے بال یعنی شیشہ ترخ جانے
سے جا بجا لکیریں پڑ جانا۔

شرح : اگر شراب خانہ محبوب کی مستِ ناز آنکھ سے شکست کھا جائے
تو اس طرح صراحی میں جو بال پڑیں گے، وہ ساغر کی آنکھ کے لیے پلکیں بن جائیں گے۔
شاعر محبوب کی آنکھ کو ہمیشہ مست باندھتے ہیں۔ اس مستی کی بنا پر شاعر کے
دماغ میں میکدہ آیا۔ محبوب کی آنکھ اتنی مست تھی کہ پورا شراب خانہ اس کے مقابلے
میں ہیج رہ گیا۔ محبوب کے ناز و انداز نے شراب بھری صراحیوں میں بال ڈال دیے۔
وہ بال ساغر کی آنکھ پر مرگاں بن گئے۔

۵۔ شرح : محبوب کے رخسار پر خط نہیں نکلا، بلکہ الفت نے اس
طرح زلف کو ایک عمدہ نامہ لکھ دیا ہے اور اس میں یہ مرقوم ہے کہ پریشانی جو کچھ
بھی کرے، وہ یک قلم از اول تا آخر منظور ہے۔

اس شعر میں بھی خط، غرض، زلف، یک قلم، پریشانی وغیرہ الفاظ کی مناسبت